

پلا دے اوک سے ساتھ!

”میں نے سب سے کہا کہ تحفہ خریدنے میں وقت اور پیسے ضائع

نہ کریں۔ نقد رقم دے دیں تاکہ میں ڈھیر ساری کوک پی سکوں۔“

”کیا.....؟“ مارے حیرت کے آمنہ کامنہ کھل گیا۔ ”ہاں یار امی
اتی کم سکوا کر دیتی ہیں اب ہفتہ دس دن تو عیاشی کروں گی“ رباب نے
حباب دیا۔

آمنہ اور رباب بچپن کی سہیلیاں تھیں۔ گھر بھی قریب تھے اور
کسل بھی مشترک۔ سکول قریب ہونے کی وجہ سے پیدل ہی آتی جاتی
تھیں۔ بچپنے سال ان کے رہائشی علاقے سے متصل ہی ایک معروف
وہ قوڑ ریشورنٹ کی نئی شاخ کا افتتاح ہوا ان کی تو گویا چاندی ہو گئی۔

گھر سے اجازت لے جاتی تو ہاں جاتیں ورنہ ہوم ڈیوری کی سہولت سے
تمام خایا جاتا۔ رباب نے اپنا خواب پورا کیا۔ اس کے پاس اتنی رقم جمع
ہوئی کہ ہفتہ دس دن تو کیا پورے دو ہفتے پانی کی جگہ کوک ہی پیتی رہی۔
اس نے ایک آدھ بارٹو کا بھی مگر نال گئی۔

کچھ دن سے وہ طبیعت میں سستی محسوس کر رہی تھی۔ اس دن
کسل سے لوٹی، بستہ رکھا اور یونیفارم بدے بغیر بستر میں گھس گئی، امی فکر
مند ہو گی۔ رباب کیا بات ہے یہی؟

”کچھ نہیں امی بہت تحک کئی ہوں۔“

”بخار تو نہیں ہو رہا، امی نے اتھا چھوا۔

”کچھ نہیں ہے“ وہ چڑائی، ”بس مجھے سونے دیں۔“

”اچھا چلو سو جاؤ“ امی نے بتی بھائی اور دروازہ بند کر دیا۔
شام کو سو کراٹھی تو طبیعت نسبتاً بہتر تھی، بھوک بھی لگ رہی تھی
باور بھی خانے سے کھانا لیا اور لاؤنچ میں چلی آئی۔ سب اہل خانہ چائے

پی رہے تھے۔

تفتح کے وقفے میں آمنہ اور رباب نے اپنا اپنا تو شہزادان کھولا
اور پھر ایک دوسرے کا ناشتہ دیکھ کر لکھلا کر ہنس دیں۔

”اُف آج تو سموسوں میں بہت مرچیں ہیں“ رباب نے کسی کی
کرتے ہوئے پانی کی بوتل کو منہ لگالیا۔ آمنہ مسکرانی اور خاموشی سے اپنا
برگر کھاتی رہی۔ رباب نے سموسوں کی پلیٹ پر کھسکائی اور جیب سے
چاکیستہ کمال کر کھانی شروع کی۔ ”یہ برگر آٹی نے بنایا ہے؟“ اس نے
آمنہ سے پوچھا۔

”نہیں بھی۔ رات چاچڑائے تھے وہ لائے تھے صرف برگر نہیں،
پزا، ڈرم نیک، ونگز اور شاور ما بھی۔“

”کیا انہوں نے فاست فود ریشورنٹ کھول لیا ہے؟“ رباب نہیں۔
”نہیں نہیں“ آمنہ بھی نہیں، ”ناکھنھ میں میرے اتنے اچھے
نمبر آئے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میری پسند کی ٹریٹ دیں
گے۔ اتنا سارا کچھ لائے تھے۔ کچھ رات میں کھایا کچھن، اس نے چنوارا
لیا۔ ”ارے ہاں یہ تمہارے لیے بھی برگر لائی ہوں“ آمنہ نے لفافے
سے برگر نکال کر رباب کو پکڑا۔

”بہت بہت شکریہ، اسے رکھو میں بھی کوک لے کر آتی ہوں“
رباب یہ کہہ کر رکھی نہیں۔

”توبہ، اتنی کوک چیتی ہے جیسے کوک کا نشہ ہو“ آمنہ نے کندھے
اچکائے۔

رباب کی واپسی کوک کی دو بوکلوں کے ساتھ ہوئی ایک آمنہ کے
سامنے رکھی اور خود برگر کے ساتھ کوک سے لطف اندازو ہونے لگی۔

”رباب، تمہارے بھی تو اتنے اچھے نمبر آئے ہیں تیں کیا انعام
ملاؤ؟“ آمنہ نے پوچھا تو وہ ہنس دی۔

”ابھی چھ ماہ پہلے تو اپنے چاچو کی شادی پر دوسوٹ سلوائے تھے۔ وہی پہنونے تو نہیں لے کر دوں گی“ امی نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔ اس نے کچھ دیر سوچا کہ منت ساجت کر کے مگر امی کے چہرے پر صاف انکار قدم تھا۔ ”اچھا نہیں ہے“ اس نے ہمارانی۔

”اب یہ سارے کپڑے تہہ کر کے الماری میں رکھو“ امی نے حکم صادر کیا۔

”اف....ف“ اس نے دانت کچکچائے جلدی جلدی کپڑے سینے اور رباب کو فون ملا�ا۔ رباب ابھی اپنے دانت کے غم میں بتلاتھی۔ اس کے لمحے میں افسردگی محسوس کر کے آمنہ نے وجہ پوچھی تو رباب نے دانت والا قصہ سنایا۔

”اوہ.....یہ تو براہوَا“ آمنہ نے ہمدردی کی، ”تم دودھ زیادہ پیا کرو۔“

”روزانہ بھی ہوں آجکل تو دودھ کا مزاج بھی زیادہ آتا ہے کوک ملا لیتی ہوں۔ مختلط اخوار دودھ سوڑا لطف دیتا ہے۔“

”دودھ کو ان ساختاں ملتا ہے“ آمنہ نے امی کا جملہ بولا۔ ”اور کیا؟ کل تو اتوار ہے پرسوں امی کے ساتھ ذینث کے پاس جاؤں گی۔“

”کل مریم کی آپی کی شادی بھی ہے میں ابھی اسی کے لیے لباس دیکھ رہی تھی تم کون سا سوت پہنونگی؟“

”عید پر غرارہ سوایا تھا وہی پہن لوں گی۔“ ”محیک ہے تم میرے گھر آ جانا یہاں سے اکٹھے ہی چلیں گے۔“ ”محیک ہے۔ پھر کل ملاقات ہو گی۔“

”امی یہ سوت شرک ہو گیا ہے۔ مجھے پورا ہی نہیں آ رہا“ آمنہ نے سوت لا کر امی کے سامنے پھینکا اور منہ ب سورتے ہوئے بیٹھ گئی۔ امی نے اس کی بد تجزی کو نظر انداز کرتے ہوئے قمیض انھائی اور الٹ پلٹ کر دیکھا۔ پھر آمنہ کا بخور جائزہ لیا اور جیسے نتیجہ پر پہنچ گئیں۔

”یہ شرک نہیں ہے۔ تم موٹی ہو گئی ہو۔“

”اب طبیعت کیسی ہے؟“ ایما جان نے پوچھا تو وہ مسکرا دی۔ ”میں شمیک ہوں ایما جان“ اس نے قول توڑتے ہوئے جواب دیا۔ ماش کی دال اس کی پسندیدہ تھی اس لیے رغبت سے کھانا کھانے لگی۔ اچانک اس کے مت کے زاویے بھجوئے۔ ”امی.....“ امی اس کی طرف متوجہ ہوئیں تو وہ خلی سے در بوس کر دیلی۔

”وال میں سکھر ہے“ امی کے چہرے پر رغبت کے آثار نمودار ہوئے۔ اس نے اپنی انگلی کی پیدائی کے سامنے کی جس پر ناخساں لکڑا دھرا تھا۔ امی نے اس بھجوئے کو فور سے دیکھا پھر بے تینی سے رباب کو مخاطب کیا، ”یہ لکٹکر نہیں ہے جتنی۔“

”تو پھر کیا۔“ رباب کی بیات لا حصری رہ گئی اس کو اپنے منہ میں کچھ عجیب محسوس ہوا۔ اب بے تینی ہوتے کی باری رباب کی تھی۔ ”یہ..... یہ تو میرا دانت نہ ہے۔“

ایماجی، بیاتی، بھی اس کے قریب آئے اور سب کے چہرے پر ایک ہی سوال تھا کہ یہ کیسے ہو گیا؟

”کیا دانت میں رہا تھا؟“ امی کی طرف سے سوال آیا۔ رباب نے نغمی میں سر جلا یا۔

”اگر دانت بلتا تو پورا نوتھا۔ یہ تو اس کا بھاؤ ہے جتنی اس کے دانت اتنے کمزور ہیں کہ روشنی چجائے سے نوث جانتے کا خطرہ ہے“ ابا جان نے تجزی کیا۔

”رباب گڑیا۔ دودھ نہیں بھی تھم؟“ بھیانے پوچھا۔ ”روزانہ بھی ہوں پورا انکا اس“ وہ جھست یوں۔

”اچھا اب پریشان نہ ہو۔ ایک آحمدیان میں دیکھتے سے مشورہ کرتے ہیں“ ایما جان نے گویا بیات تھم کی رباب نے بد دلی سے مزید کچھ نواں لے اور انھیں کھڑی ہوئی۔

آمنہ نے پوری الماری پلٹ کر دیکھی تھی اسab متسرے کھڑی تھی۔ امی کرے میں آئیں تو ملک گئیں آحمدیہ کیا ہے؟“

”کل مریم کی بیکن کی شادی ہے جس کے پاس کوئی بھی ڈھنگ کا سوت نہیں ہے۔“

”موئی“ وہ ترپ کراچھلی اور آئینے کے سامنے جا کر گھوم پھر کر سے بیلی تو آمنہ نے بھی غور سے دیکھا۔ ٹھوڑی پرواقعی بال موجود تھے۔ اپنے آپ کو دیکھنے لگی۔ تو اسے امی کا فرمان بچ ہی لگا۔

”موئی تو نہیں ہوں، تھوڑا سا وزن زیادہ لگ رہا ہے۔“

”تھوڑا نہیں کافی وزن زیادہ ہو گیا ہے، سارا دن موبائل اور کسی بھر سے کہنا کہ ڈاکٹر کو چیک کروائیں“۔ پر مصروف رہتی ہو، الم علم فاست فوڈ کھاتی ہو، روٹی سالن سے تھسیں لاری ”بماں ٹھیک ہے“، آمنہ کسی مسئلے کو زیادہ سر پر سوار نہیں کرتی تھی ہوتی ہے، پھل پسند نہیں ہے۔ واک کا وقت نہیں ملتا تو پھر اور کیا ہو گا؟ امی اس لیے آنام سے تیار ہونے لگ گئی۔

رباب کی چیخ سے سب گھبرا کر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ شادی ہال نے پوری تقریر کر دی۔

”اچھا اچھا آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مگر اب میں کیا کروں؟“ میں ان کی بہت سی ہم جماعت انگلیاں موجود تھیں۔ حکمت و مکتے۔ ملبوسات، یہ تکری فہی، شوندھیاں..... وہ سب ایک ہی جگہ پہنچی مشروب سے لطف انداز روہانی ہو گئی۔

”بھی تو سوچ رہی ہوں“

”جلدی سوچیں نا، امی رباب آنے والی ہوگی“

”تم رباب سے کہوا پنا کوئی سوٹ لے آئے وہ تمہیں پہاڑوں باخوں کی انگلیاں نیم بند مٹھی کی صورت مڑی ہوئی تھیں اور مارے آجائے گا، امی نے مشورہ دیا تو وہ بدک گئی۔“

”اپنی بے عزتی کرواؤ؟“ آمنہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر انگلیاں سیدھی کرنے پھر خاموشی سے بیٹھ جاؤ میرے پاس تو کوئی حل نہیں۔ امی ان کی کوشش کی مگروہ توجیس تھے ہو گئی تھیں۔ اسی اثنامیں مریم کے والد اور چند دیگر مرد بھی بجا گئے اور رباب کی حالت زار دیکھ کر فوراً رسکیو والوں کو قوں کیا۔ چند ہی منٹ میں شور مچاتی ایمی بولنس شادی ہال کے دروازے پر کامشوہ ہی قابل عمل لگا۔

رباب کوفون کر کے بات کی تودہ ہنسنا شروع ہو گئی۔ آمنہ کو اور غصہ آیا ”تم بھی اڑاکنداق خود تو جیسے بہت سارث ہو۔“

”ارے یہ تو ہماری خاندانی جسامت ہے“ اس نے فخر یہ کہا۔ ”اچھا اب بتاؤ میری مدد کرو گی یا نہیں،“ آمنہ جل کر بولی۔

”کیوں نہیں؟ دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔“

”جلدی آؤ میں انتظار کر رہی ہوں“ آمنہ نے اس کی بات کاٹ کرتا کپید کی اور فون بند کر دیا۔

رباب کا لایا ہوا سوٹ آمنہ کے ناپ کا ہی نکلا اس نے اللہ کا شکر جسے پر تشویش لیے ڈاکٹر رباب کے پاس آئے۔ اس کے والدین نے ادا کیا۔ ”لاو میں تمہارا ہمکا سامیک اپ کر دوں“ رباب نے آمنہ کو آئے سوالیے نظر وہ سے انہیں دیکھا۔

”آپ کی بیٹی کے جسم میں کیا شیم کی سطح انتہائی کم ہے یہ تشویشاں کے سامنے بٹھایا اور ہاتھ چلانے لگی۔“

”آمنہ تمہارے چہرے پر بال زیادہ نہیں ہو رہے“ وہ تشویش صورتحال ہے۔

کی طرف بڑھتے ڈاکٹر چونکر پلے ”کیا آپ کوک بہت پیتی ہیں؟“ ان کے لمحے میں کچھ تھا کہ سب کی مسکراہٹ سمجھ گئی۔ ”جی ڈاکٹر صاحب بہت زیادہ“ آمنہ نے جواب دیا، ”اور پچھلے دو ہفتوں سے تو یہ پانی کی جگہ بھی کوک ہی استعمال کر رہی ہے“ ڈاکٹر جیسے کسی نتیجے پر پیغام گئے انہوں نے گہر اسافس لیا ”یہی توجہ بنی ہے جسم میں کیلشیم کی کمی کی ان کی بات سن کر سب ہی ان رہ گئے۔

واپسی کے سفر میں سب ہی خاموش تھے مگر ڈاکٹر کی باتوں کی بازگشت سب کے ذہنوں میں گونج رہی تھی۔

”کولڈر ٹکس کا نشہ ہمارے ہاں وبا کی صورت میں پھیل گیا ہے حالانکہ ان میں نہ کوئی غذا بیت ہے اور نہ محنت کے لیے کوئی فائدہ۔ کوک تو میں کالا زہر کہتا ہوں یا آپ کے معدے، جگر اور گردوں کے لیے نقصان دہ ہے اور کیلشیم کی کمی کس حد تک کر سکتا ہے اس کا مشاہدہ آپ لوگوں نے آج کریں یا ہے۔ پچھلے ہڈیوں میں بھر بھرے پن کے آثار شروع ہیں بھی حال رہا تو یہیے دانت نوٹا تھا ویسے خود بخود ہڈیوں کے فری پھر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ان مشروبات میں کچھ کیفین بھی شامل ہے جس کی وجہ سے پینے کے بعد تازگی کا احساس ہوتا ہے دماغ تازہ دم لگتا ہے مگر یہ عارضی ہوتا ہے۔ ان میں شوگر کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ مسلسل استعمال سے آپ ذیابیٹس اور موڈاپ کا شکار ہو سکتے ہیں اور ایک موٹا پامزید کمی یا ہڈیوں کا باعث ہتا ہے۔ اس لیے تھیری کریں کہ اس سے جان چڑرا جیں۔ کچھ لوگ اس کو دودھ میں ملا کر پینے ہیں اس طرح تو دودھ کی غذا بیت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ صحت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کو یوں ضائع نہ کریں صرف دوائیوں سے فائدہ نہیں ہو گا جب تک آپ کولڈر ٹکس نہیں چھوڑیں گی۔“

گھر پہنچ کر آمنہ نے تفصیل سے اسی کو پورا واقعہ سنایا تو اسی بھی فرمادہ ہو گئی۔

”آمنہ کولڈر ٹکس تو تم بھی کافی بیتی ہو، کہیں تم میں بھی کیلشیم کی کمی نہ ہو۔“

”کل مجھے بھی ڈاکٹر کے پاس لے چلیں“ وہ فکر مند ہو گئی۔

”کیا آج کی تکلیف اسی وجہ سے ہوئی“ آمنہ نے سوال کیا۔

”جی۔ اس کو Tetany کہتے ہیں۔ خون میں کیلشیم کی مقدار ایک خاص سطح سے کم ہو جائے تو انگلیوں کے پٹھے تشویجی کیفیت میں اکثر جاتے ہیں جو بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ہم نے قوری ایچکشن لگایا تو پٹھے ڈھیلے پڑ گئے مگر یہ واقعی اور ہنگامی علاج تھا۔ اصل علاج تسب ہو گا جب ہمیں اس کی وجہ کا علم ہو گا“ ڈاکٹر نے تفصیلی جواب دیا۔

امی کے ذہن میں گزشتہ روزوں والی دانت کا بکھرا گھوم گیا۔ ”رباب اسی لیے کل تمہارے دانت کا بکھرا ٹوٹا تھا کیونکہ کیلشیم کم تھا“ رباب دم بخود ان کی باتیں سن رہی تھی۔

”آپ کو جوک ٹھیک گئی ہے؟“ ڈاکٹر رباب کی طرف متوجہ ہوئے۔

”کم لگتی ہے۔“

”تم کا واث توبیں محسوس ہوتی؟“

”کچھ دن سے بہت جلدی تحکم جاتی ہوں جسی کہ تھوڑا سا لکھنے سے ہاتھ درکرتے ہیں بال بناتے ہوئے بازوؤ کھنگتا ہے۔“

”دو دھنپیتی ہیں؟“

”جی روزانہ۔“

”خاندان میں کسی کو ایسا مسئلہ توبیں ہوا؟“

”نہیں۔“

کچھ دیر غور کرنے کے بعد انہوں نے نریں کو بھایت دی کہ ان کا ہڈیوں کا ثیسٹ بھی کروائیں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ کیلشیم کی کمی سے ہڈیوں میں بھر بھرا پین توبیں پیدا ہو گیا۔

”نجانے کوں ہی بڑی بیماری کا اکٹھاف ہوتے جا رہا ہے“ رباب کو اپنا حلق سوکھتا ہو احسوس ہوا ”م مجھے بیاس گی ہے“ اس نے بلجنی نظر دوں سے ابوکو دیکھا۔

”میں ابھی پانی کی بوٹل لے کر آتا ہوں“ اب قورا اٹھ۔

”انکل اس کے لیے تو کوک ہی لے آئیں“ آمنہ نے شرات سے کہا تو ابو بھی مسکرا دیے۔ سب کو اس کے کوک کے نئے کا علم تھا۔ اگلے مریض

ڈاکٹر نے تسلی سے ان کی بات سنی اور پھر ان کو ماہر امراض نواں کے پاس جانے کا مشورہ دیا ڈاکٹر صاحبہ نے تفصیل سے ان کی آمنہ سے مخاطب ہوئیں۔

جائے، امی نے درخواست کی۔
”اس کا علاج تو یہی آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے“ ڈاکٹر صاحبہ شکایات سنیں۔ رباب کے واقعہ کا بھی بتایا۔

”وہ کیسے؟“
”آپ کا وزن تو نہیں بڑھ رہا؟“ انہوں نے سوال کیا۔ جواب اثبات میں تھا۔

”آپ کو اپنا طرز زندگی بدلنا ہوگا۔ چار ”چ“، اپنی زندگی سے نکال دیں۔ چینی، چاول، چکنائی اور برائٹر چکن۔ روزانہ آدھ سے ایک گھنٹہ واک کریں۔ سبزیاں، پھل زیادہ استعمال کریں۔ بیکری مصنوعات، کولڈ ڈرنس اور فاست فود کا مکمل بایکاٹ“۔

”ٹھوڑی پربال تو نہیں آگ رہے؟“
”ایام میں بے قاعدگی تو نہیں ہے؟“ ہر سوال کا جواب ہاں میں تھا۔

”پھر میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گی؟“
”ان شاء اللہ مگر جب تک آپ ان ہدایات پر عمل کرتی رہیں گی تب تک صحت مندر ہیں گی۔ یہ کوئی دو چار روز کرنے کے کام نہیں ہیں بلکہ ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں“۔

ڈاکٹر صاحبہ نے اس کا وزن کیا، اثر اساؤنڈ کیا اور جیسے کسی نتیجے پر پہنچ گئیں۔
”ڈاکٹر صاحبہ زیادہ مسئلہ تو نہیں ہے؟“ امی نے تشویش سے پوچھا۔

”ڈاکٹر صاحبہ آپ کوئی دوائی بھی دے دیں“ امی نے کہا۔
”جب بالکل۔ دوائی میں لکھ دیتی ہوں مگر یہی یاد رکھو اگر تم وزن کم کرو تو سمجھو آدھا علاج ہو گیا۔“

ان کو جواب دینے کی بجائے وہ آمنہ کی طرف متوجہ ہوئیں، ”آمنہ آپ جنک فود تو زیادہ نہیں کھاتیں؟ یعنی فاست فود، کولڈ ڈرنس اورغیرہ“ - Lays

”جب میں آپ کی ہدایات پر پورا عمل کروں گی انشاء اللہ“ آمنہ کے لمحے میں مضبوط تھی۔

آمنہ نے خوفزدہ نظروں سے امی کو دیکھا اور وہ تو جیسے اسی بات کی منتظر تھیں۔ ڈاکٹر صاحبہ یہ تو کھاتی ہی جنک فود ہے۔ جتنا مرضی سمجھا لوگر گھر کا کھانا تو شان کے خلاف ہے، آمنہ مجرم بنی سر جھکائے بیٹھی رہی۔

اگلے دن سکول میں آمنہ نے رباب کو کل کی رو داد سنائی اور اسی عزم کو دہرا یا جو وہ ڈاکٹر کے کلینک میں کر کے آئی تھی۔

”تم ٹھیک کہہ رہی ہو، آمنہ“ رباب نے سرہلا یا۔ ”اس دن کے

وقت سے میں بہت ڈر گئی ہوں یقین مانو میں نے تین دن سے ایک گھونٹ کوک بھی نہیں پی“۔

آپ کی بیڈ کو جو بیماری ہے اسے Pcos syndrome کہتے ہیں یہ آجکل بڑھتی ہوئی بیجوں میں بہت عام ہے کیونکہ ہمارا رہن سہن بدل گیا ہے موبائل، کمپیوٹر، لیپ تاپ ان کی وجہ سے بھاگنے دوڑنے والی کھلی ختم ہوئے اور فاست فود نے صحت میں کھانوں کی جگہ لے لی نتیجتاً بیجوں میں ہار مون کا تناسب بگزرا جاتا ہے اور وزن بڑھنا، چہرے پر بالوں کا نکلننا اور ایام میں بے قاعدگی اسی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں شادی کے بعد بھی اس کی وجہ سے مسائلے ہوتے ہیں۔

”ہم نے اپنی صحت کا خیال رکھنا ہے“ آمنہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

تفصیل کے وقفے میں ان دونوں نے اپنا اپنا تو شہ داں کھولا اور ایک دوسرے کا ناشتہ دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس دیں۔ آمنہ کی امی نے فروٹ چاٹ اور رباب کی امی نے سبزیوں کا سلا دبنا کر دیا تھا۔ وہ صحت مندرجہ

آمنہ دم بخود داں کی باتیں سن رہی تھیں۔
”ڈاکٹر صاحبہ آپ اچھی سی دوائی لکھ دیں کہ میری بیڈ ٹھیک ہو“

”زندگی کی طرف قدم بڑھا چکی تھیں۔☆